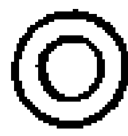
زندگی بے بندگی شرمندگی

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد
ایم۔اے، پی۔ایچ۔ڈی

ادارہ مسعودیہ
۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد کراچی (سندھ)
اسلامی جمہوریہ پاکستان ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

زندگی بے بندگی شرمندگی



مُصنّف

پروفیسر ڈاکٹر مُحمّد مسعُود احمد
ایم۔اے، گولڈ میڈلسٹ پی۔ایچ۔ڈی،

ادارۂ مسعُودیہ
۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی
اسلامی جمہوریہ پاکستان

نام کتاب ———— زندگی بے بندگی شرمندگی

مصنف ———— پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

صفحات ———— ۳۲

تعداد ———— ۱۱۰۰

تاریخ اشاعت ———— رمضان المبارک ۱۴۲۰ھ/دسمبر ۱۹۹۹ء

کمپوزنگ ———— میر کمپیوٹر پوائنٹ۔ مجاہد آباد، لاہور۔

ہدیہ ————

ادارۂ مسعودیہ

۲/۶، ۵۔ای، ناظم آباد، کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ
اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ اَنْتَ الْغَنِیُّ وَاَنَا الْفَقِيْرُ اَسْئَلُكَ مَاسُئِلْتَ مِنْهُ
وَاَعُوْذُبِكَ مِمَّااسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَمَا تُحِبُّ
وَتَرْضٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ كَذَالِكَ ط صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَسَلَّمَ
اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ الَّذِیْ لَااِلٰهَ اِلَّاهُوَا لْحَیُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط

ترجمہ :

"پاک ہے تو اے اللہ، تیری پاکی کی حد کو کوئی گھیر نہیں سکتا ـــــ
تو اپنی شان میں نرالا ہے' تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے اپنی شان بیان
فرمائی ـــــ بے شک میں نے گناہ کئے پس تو معاف فرمادے' تو
تو بے پرواہ ہے' میں فقیر محتاج ہوں ـــــ میں تجھ سے ہر وہ چیز
مانگتا ہوں جس سے تو سوال کیا جاتا ہے ـــــ میں تجھ سے پناہ مانگتا
ہوں جس سے تیری پناہ مانگی ہمارے نبی کریم ﷺ نے ـــــ ان
پر ایسا درُود ہو جس کو تو پسند کرتا ہے اور جس درُود سے تو راضی
ہوتا ہے اور ان کی آل پر بھی اسی طرح درُود ہو ـــــ
میں اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں'
وہی ہے ہمیشہ زندہ رہنے والا' سب کو قائم رکھنے اور
سنبھالنے والا' میں اس کے حضور توبہ کرتا ہوں۔"

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(۱)

اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے' وہ ہم سے جو کچھ چاہتا ہے' ہمارے فائدے کیلئے چاہتا ہے' اس کی اطاعت و بندگی میں ہمارا اپنا فائدہ ہے۔ اس کا کوئی فائدہ نہیں' وہ فائدے سے بے نیاز ہے ـــــ ہر عقل مند انسان اپنا فائدہ چاہتا ہے' اس لئے دانائی یہ ہے کہ زندگی کے ہر شعبے میں اللہ تعالیٰ کے احکام کی پیروی کی جائے اور زندگی کو برباد نہ کیا جائے۔

(۲)

دین کی باتیں عقل کے ذریعے سمجھ میں آسکتی ہیں' مگر برسوں میں' صدیوں میں' کیونکہ عقل کی رفتار بہت سست ہے ـــــ وحی کی رفتار اور فکرِ مصطفیٰ ﷺ کی رفتار بہت تیز ہے' ان کی تیزی کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔ جو بات عقل صدیوں میں بتاتی ہے۔ قرآن و حدیث لمحوں میں بتادیتے ہیں۔ اس لئے ہمارا فائدہ اسی میں ہے کہ قرآن و حدیث پر عمل کریں اور بہت کم وقت میں صدیوں کے فائدے حاصل کریں۔

(۳)

ہر حال میں متوجہ الی اللہ رہیں۔ اسی کو کارسازِ حقیقی سمجھیں۔ اس نے فرمایا ہے کہ ـــــ

"کیا اللہ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں" ـــــ

جس نے اللہ کو چھوڑا' اللہ نے اس کو نہ چھوڑا۔

(۴)

اللہ تعالیٰ نے سورۂ فاتحہ میں اپنے محبوبوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ دعا کرو کہ "مولا! ہم کو ان کے نقشِ قدم پر چلا کہ یہی صراطِ مستقیم ہے" ـــــ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے پیٹھ پھیرنے والا' ان سے روگردانی کرنے والا' ان کو کچھ نہ سمجھنے والا' صراطِ مستقیم

پر نہیں ـــــ قرآنِ کریم نے اہل اللہ کے نقوشِ قدم کو صراطِ مستقیم سے تعبیر کیا ہے، ان کے دامن سے وابستہ رہیں کہ اللہ سے مانگنے کا انہوں نے سلیقہ سکھایا ہے۔

۵

ابلیس کو اللہ تعالیٰ نے بڑی عزت دی تھی، اس کا بڑا درجہ تھا، بڑا وقار تھا، مگر جس گھڑی اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے پیٹھ پھیری، آن کی آن میں ساری عزت، سارا وقار خاک میں مل کر رہ گیا اور وہ مردود ٹھہرا۔ وہ یہ سمجھتا تھا کہ اللہ کے محبوبوں سے پیٹھ پھیر کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا توحید ہے مگر اللہ نے بتایا کہ دل میں ان کی محبتوں اور عظمتوں کو لے کر اللہ کی طرف متوجہ ہونا توحید ہے۔

۶

ہر لمحہ معیت حق کا احساس رکھیں، ایک آن غافل نہ ہوں، یہ اس کا کرم ہے کہ اس نے اپنے بندے کو تنہا نہ رکھا، فرمایا کہ "جہاں تم ہوتے ہو ہم تمہارے ساتھ ہوتے ہیں"ـــــ سبحان اللہ! بے آسرا کو ایسا آسرا دیا کہ اندھیروں میں اجالا ہو گیا۔

۷

سب کچھ وہی دیتا ہے مگر یہ اس کا کرم ہے کہ دیتا وہ ہے، مالک ہم کو بنا دیتا ہے ـــــ ہمارا مال، ہماری اولاد، ہماری جائیداد، ہماری زمین ـــــ ہمارا تو کچھ بھی نہیں ہم ـــــ بھی اپنے نہیں ـــــ اس کی امانت ہیں مگر یہ اس کی عنایت ہے کہ سب کچھ ہمارا بنا کر ہم کو مالک بنا دیا ـــــ اس کی عنایتِ خاص کا ہر لمحہ شکر ادا کریں۔

۸

دل میں اخلاص پیدا کریں، جس سے محبت کریں اللہ کیلئے کریں ـــــ۔ جو نیک کام کریں معاوضے کی خواہش دل میں نہ رکھیں بلکہ محض اللہ و رسول ﷺ کیلئے

کریں ــــ بچوں کیلیے روزی کمائیں تو اس لئے کہ اللہ ورسول ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے ــــ بچوں سے محبت کریں تو اس لئے کہ اللہ ورسول ﷺ کا حکم یہی ہے ــــ اخلاصِ عمل کا بڑا اجر ہے' حدیث میں آتا ہے جو شخص چالیس روز برابر اخلاص سے کام کرتا رہا اس کے دل سے حکمت کے چشمے پھوٹ پڑتے ہیں۔ ہمارے بزرگوں نے اسی اخلاصِ عمل سے سب کچھ پایا۔

(۹)

سچی محبت اس کی ہے جو محبوب سے عوض کا طالب نہ ہو بلکہ اس کی محبت کو حاصلِ زندگی سمجھے ــــ دنیا میں ہم انسانوں سے محبت کرتے ہیں مگر کوئی ایسا محبت کرنے والا نہ دیکھا جو اپنے محبوب سے اس کی ملکیت کا طلبگار ہو ــــ محبت ایثار چاہتی ہے' محبت قربانی چاہتی ہے' محبت صرف اور صرف محبوب چاہتی ہے' تو محبوب سے محبوب کو طلب کیجئے کہ سب کچھ مل جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

(۱۰)

اللہ ورسول ﷺ کی محبت میں ایسی وارفتگی پیدا کریں کہ ہر وہ چیز اچھی معلوم ہو جو اللہ ورسول ﷺ کی نظر میں اچھی ہو۔ خواہ دنیا کچھ ہی کہتی ہو اور ہر اس چیز سے بیزار ہو جائیں جس سے اللہ اور اس کا رسول بیزار ہے ــــ حدیث میں آیا ہے کہ تم اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک دیکھنے والے (تم کو دیکھ کر) یہ نہ کہنے لگیں "یہ تو دیوانہ ہے۔"

(۱۱)

اس لئے مرید نہ ہوں کہ تجارت و ملازمت وغیرہ میں ترقی ہو اور دنیاوی مشکلات دور ہوں' یہ بات اخلاص کے خلاف ہے۔ یہ بیعت تو نہ ہوئی' یہ تو تجارت ہوئی ــــ اللہ کیلیے بیعت ہوں اور مقصود صرف یہی ہو کہ اللہ ورسول سے تعلق میں اضافہ ہو اور سنت پر چلنے کی زیادہ سے زیادہ توفیق میسر آئے کیونکہ یہی وہ دولت ہے جو

آخرت میں کام آنے والی ہے ـــــ اہلِ ہمت دُنیا کی دولت پر قانع نہیں ہوتے بلکہ ہمت بلند رکھتے ہیں۔

(۱۲)

کوشش کریں کہ برائیوں سے دُور رہیں اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں حاصل کریں ـــــ دنیاوی دولت میں سبقت لے جانے سے بدرجہا بہتر یہ ہے کہ اخروی دولت میں سبقت حاصل کی جائے۔

(۱۳)

جو اعمالِ صالحہ مولیٰ تعالیٰ نے کرائے اور جو انعامات اس نے عطا فرمائے اس پر شکر کریں اور اعمالِ صالحہ کیلئے قبولیت کی دعا کریں۔ اُن کو اُس تعالیٰ کی سپردگی میں دیں تاکہ وہ ضائع نہ ہو سکیں اور جس قدر گناہ صادر ہوئے اُن سے توبہ کریں۔ اور اگر کوئی مصیبت پیش آئی ہو تو اس پر اجر کی اُمید کریں۔

(۱۴)

اِسراف اور تبذیر سے بچیں اور میانہ روی اختیار کریں ـــــ

☆ اِسراف یہ ہے کہ ضرورت کے وقت ضرورت سے زیادہ خرچ کیا جائے۔ اور

☆ تبذیر یہ ہے کہ بلا ضرورت خرچ کیا جائے

یہ دونوں فضول خرچی کی صورتیں ہیں ـــــ قرآن و حدیث میں اِسراف و تبذیر سے بچنے کی سخت تاکید کی گئی ہے مگر نیک کاموں میں خرچ کرنے کی حوصلہ افزائی کی ہے اور سخاوت و فیاضی کی تعلیم دی ہے۔

(۱۵)

مال جمع کر کے نہ رکھیں بلکہ اس کو نیک راہوں پر خرچ کرتے رہیں۔ مال جمع کرنے والے اور گن گن کر رکھنے والے کیلئے قرآن میں ارشاد ہوتا ہے۔

"تباہی ہے اس شخص کیلئے جو مال گن گن کر سینت سینت کر رکھتا ہے۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :

''مال بڑھاتے رہو''ــــ

مال تجارت سے بھی بڑھتا ہے اور خیرات سے بھی ــــ

۱۶

ریاکاری سے بچیں یعنی کوئی اچھا کام دِکھادِکھا کرنہ کریں یا اس لئے نہ کریں کہ لوگ آپ کی تعریف کریں' ایسے کام کا کوئی اجر نہیں' قرآنِ کریم مین ہے کہ ایسا کام کرنے والا خود اپنے کام کا ذمہ دار ہے اللہ کے ذمہ اس کا کوئی اجر نہیں ــــ آخرت میں اُسی کیلیئے اجر ہے جو اللہ کی رضا کیلیئے کام کرے۔ احسان کی بڑی فضیلت ہے۔ غیر کی رضا کیلیئے کام کرنا اور اللہ سے اجر چاہنا بڑی بے شرمی کی بات ہے۔

۱۷

غرور سے بچیں' کتنی ہی دولت ہو' کتنے ہی اعلیٰ عہدے پر پہنچ جائیں عجزو اِنکساری کو اپنا شعار بنائیں ــــ یہ خیال کریں کہ یہ دولت اور یہ عہدے چھین لئے جائیں گے اور ہم قبر میں تنہا ہی جائیں گے ــــ یہ وقت آنے والا ہے ــــ ایسا نہ کریں کہ پھر شرمسار ہوں ــــ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تاجدارِ دو عالم ہوتے ہوئے وہ اِنکسار اختیار فرمایا کہ ہر دل کے قریب ہوگئے اور ہر دل آپ کے قریب ہوگیا ــــ ہمیشہ جُھک کر ملیں کہ پھل دار درخت ہمیشہ جُھکتا ہے ــــ بے فیض درخت اکڑا رہتا ہے پھر وہ جُھکایا جاتا ہے' وہ جَلایا جاتا ہے۔

۱۸

کبھی جھوٹ نہ بولیں حتیٰ کہ مذاق میں یا بچوں کو بہلاتے وقت بھی جھوٹ نہ بولیں اس طرح رفتہ رفتہ جھوٹ بولنے کی عادت پڑ جاتی ہے اور بچوں پر اس کے غلط اثرات مرتب ہوتے ہیں پھر وہ بھی جھوٹ بولنے لگتے ہیں ــــ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جھوٹ

بولنے سے منع فرمایا ہے اور قرآن و حدیث میں سچ بولنے کی تاکید کی گئی ہے۔

(۱۹)

فحش گوئی اور گالی سے اپنی زبان کو محفوظ رکھیں ـــــ حاقتہ عبادت میں داخل ہو کر اپنی نگرانی شروع کریں اور رفتہ رفتہ اپنی سیرت کی اُن خامیوں کو دور کریں جو سُنت کے خلاف ہیں اور انسان کو داغدار بناتی ہیں' اپنی زندگی کو اللہ کے رنگ میں رنگ لیں اور اس سے بہتر کس کا رنگ ہے؟ ـــــ اس کا بندہ ہو کر اس کے حکم کی سرتابی کرنا اور کسی دوسرے کے حکم پر چلنا آئینِ محبت کے خلاف ہے۔

(۲۰)

کسی کی غیبت نہ کریں خواہ دوست ہو یا دشمن' دشمن کی غیبت کریں گے تو دوست کی غیبت کی عادت پڑ جائے گی ـــــ غیبت یہ ہے کہ کسی کی بری بات اس کے پیٹھ پیچھے بیان کی جائے اور اگر اس میں یہ بات سرے سے ہی نہیں تو یہ غیبت نہیں بلکہ تہمت ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے ـــــ کسی پر تہمت نہ لگائیں اور اپنی زبان کو تہمت طرازی سے محفوظ رکھیں۔ قرآنِ کریم کے مطابق غیبت کرنا ایسا ہے جیسے اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھانا ـــــ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ آمین!

(۲۱)

بِلا اَشد ضرورت کبھی دستِ سوال دراز نہ کریں' کوشش کریں کہ آپ کا ہاتھ اوپر رہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ:

"اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔"

یعنی دینے والا ہاتھ' لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے ـــــ سوال اس کیلئے حلال ہے جس کے پاس نہ پہننے کو کپڑے ہوں اور نہ کھانے کو روٹی ـــــ حضور ﷺ نے فرمایا:

"سوال ذِلّت کی بات ہے اگرچہ والدین ہی سے کیوں نہ کیا جائے۔"

——سوال سے توبہ کریں اور کسی کے آگے ہاتھ نہ پھیلائیں۔ غیرت کو اپنا شعار بنائیں' اللہ تعالیٰ ضرور مدد فرمائے گا' اس کا وعدہ سچا ہے۔

۲۲

بِلا ضرورت قرض لینا' اپنی عادت خراب کرنا ہے——جو قرض لینے میں دلیر ہو جاتا ہے پھر اس عادت کا چھٹنا مشکل ہو جاتا ہے——بہتر ہے کہ جتنی چادر ہو اتنے ہی پاؤں پھیلائے جائیں——تنگی و فراخی اللہ کی طرف سے ہے اگر فراخی کے بعد تنگی آئے تو ہر گز دل تنگ نہ ہوں۔ بلکہ مردانہ وار تنگی کو برداشت کریں اور خُودداری سے بسر کریں——لوگوں کی ملامت اور لعن طعن کی ہر گز پرواہ نہ کریں' کسی کو دکھانے کیلئے اپنے اوپر قرض کا بوجھ بڑھانا دانائی کی بات نہیں ہے۔ بلکہ نہایت بے عقلی کی بات ہے۔

۲۳

جس حال میں ہوں اللہ کا شُکر ادا کریں۔ شُکر سے نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشُکری سے گھٹتی ہیں۔ اس کے فضل کو دنیا کے پیمانوں سے نہیں ناپیں۔ وہ اس سے بُلند اور بہت بُلند ہے۔

۲۴

مادی اشیاء کی فراوانی کی دل میں خواہش نہ کریں۔ قرآن پاک میں ہے کہ :

"کثرتِ مال کی خواہش نے انسان کو برباد کر دیا یہاں تک کہ وہ اپنی قبر تک پہنچ گیا"——

اپنی ضرورتوں کو اپنے قابو میں رکھیں' "ضرورت" کے قابو میں خود نہ چلے جائیں اور یہ سوچیں کہ مال و اسباب کتنا بھی جمع کیا جائے بالآخر اس کو چھوڑ کر جانا ہے

ہاں اگر دوسروں کی مدد کیلئے مال و اسباب جمع کریں اور حلال ذرائع سے کمائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں بلکہ باعث اجر و ثواب ہے' اصل میں مال سے محبت ہلاکت کا باعث ہے ـــــ یہ نہ دین کا رکھتی ہے نہ دنیا کا ـــــ

(۲۵)

جب کسی کا عیب بیان کریں تو اپنے عیبوں پر ایک نظر ڈال لیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے عیبوں کو چھپایا ہے تو ہمیں شکر ادا کرنا چاہئے اور شکر ادا کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ دوسروں کے عیبوں کو چھپائیں اور اگر کوئی مرحوم ہو تو اس کی اچھائیوں کے سوا کچھ نہ بیان کریں۔

(۲۶)

غصہ پینا' نیک کاموں میں نہایت اہم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن کی نشانی یہ بتائی کہ :

"وہ غصہ پی لیتا ہے اور لوگوں سے درگزر کرتا ہے۔"

خود حضور ﷺ نے بار بار ہدایت فرمائی اور خود عمل کر کے دکھایا جس کی مثال تاریخ انسانیت میں نہیں ملتی ـــــ غصے میں انسان بہت سے غلط کام کر سکتا ہے اور کرتا ہے اس لئے اس پر قابو پانے کی ہدایت کی گئی ـــــ ذرا سوچیں کہ اگر آج ہم نے دوسروں کے قصور معاف نہ کئے تو کل قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور کس منہ سے اپنی بخشش و مغفرت کی التجا کریں گے ؟ ـــــ

(۲۷)

بدلہ لینا شریعت میں جائز ہے اگر کسی نے نقصان پہنچایا ہے تو اس کو اتنا ہی نقصان پہنچایا جا سکتا ہے لیکن معاف کر دیا جائے تو اس سے بہتر کیا بات ہے ـــــ یہ طریقت ہے شریعت میں انتقام لینا جائز ہے' طریقت میں جائز نہیں ـــــ حضور ﷺ نے اپنی

ذات کیلئے کبھی انتقام نہ لیا اور ہمیشہ درگزر سے کام لیا حتیٰ کہ جنگ کے علاوہ کبھی مارنے کیلئے ہاتھ نہ اٹھایا۔

(۲۸)

نعمت چلی جائے تو جانے پر مضطرب و بے قرار نہ ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے اتنے عرصے یہ نعمت آپ کے پاس رکھی اور آپ پر کرم فرمایا ــــ صبر سے کام لیں بلکہ شکر ادا کریں، مصیبت پر شکر خالص شکر ہے ــــ مصیبت کو جفا نہ سمجھیں کیونکہ آزمائش کے بغیر محبت کا اندازہ نہیں ہوتا ــــ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو آزماتا ہے اور ان کی محبتوں کو راسخ کرتا ہے ــــ آزمائش کے بعد عطا کا دروازہ کھول دیتا ہے اور خوب نوازتا ہے۔

(۲۹)

ہمیشہ سچی بات کہیں، جھوٹ نہ بولیں، گواہی دیتے وقت اور فیصلہ کرتے وقت حق و انصاف کو سامنے رکھیں اور وہی کہیں جو سچ ہو خواہ والدین کے خلاف ہو یا اولاد و عزیزوں کے خلاف اور مخالف و دشمن کے موافق ــــ کسی بھی مصلحت کی وجہ سے حق نہ چھپائیں ــــ کوئی ہم زبان ہو، ہم وطن ہو، ہم قبیلہ ہو، ہم پیشہ ہو۔ "حق و انصاف" کے مقابلے میں کسی کی رعایت نہ کی جائے ــــ "حق و انصاف" سب سے زیادہ رعایت کا مستحق ہے ــــ طاقتور سے کمزور کا حق دلائیں، مظلوم کی مدد کریں۔

(۳۰)

امانت و دیانت ایک ایسی خوبی ہے جو دشمن کی نظر میں بھی محترم بنا دیتی ہے ــــ حضور علیہ السلام نے جس امانت داری کا مظاہرہ فرمایا اس کا یہ اثر ہوا کہ دشمنوں کی نظروں میں آپ کا اتنا وقار بڑھا کہ وہ اپنی امانتیں آپ کے پاس رکھوانے لگے اور "امین" کہنے

لگے۔ قوم کی ترقی میں امانت داری بنیادی حیثیت رکھتی ہے ـــــ

☆ کسی کی بات بلا اجازت دوسرے تک پہنچانا'
☆ پس پردہ کسی کی بات کان لگا کر سننا'
☆ بلا اجازت کسی کا خط کھول کر پڑھنا'
☆ یا کسی کی چیز ٹٹولنا یہ سب باتیں امانت داری کے خلاف ہیں اور خیانت ہیں۔ اس سے بچیں۔

(۳۱)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ :

"میں اس لئے بھیجا گیا ہوں تاکہ اخلاق کی خوبیوں کو تکمیل کر دوں"

ـــــ مزید فرمایا کہ :

"تمہاری دولت سب کیلئے کافی نہیں تمہارے اخلاق سب کیلئے کافی ہیں" ـــــ یعنی انسان کتنا ہی دولت مند ہو سارے عالم کی کفالت نہیں کر سکتا۔ برخلاف اخلاق کے کہ اس میں کچھ خرچ نہیں ہوتا سب ہی کو نوازا جا سکتا ہے ـــــ

(۳۲)

جو حُسنِ سلوک کرنے والے کے ساتھ بد سلوکی کرتا ہے وہ درجہ حیوانیت سے گرا ہوا ہے ـــــ جو حُسنِ سلوک کرنے والے کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتا ہے وہ ابھی درجہ حیوانیت پر فائز ہوا ہے ـــــ جانور بھی اچھا سلوک کرنے والے کے ساتھ اچھا سلوک کرتا ہے ـــــ ہاں جو بدخواہ اور دشمن کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتا ہے وہ انسانیت کے درجۂ عالی پر فائز ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی نمونے پیش کئے ہیں' انہی نمونوں کو سامنے رکھیں۔

(۳۳)

اپنے بچوں پر شفقت کریں ـــــ کوئی بچہ نکما بھی ہو تو اس کو بھی شفقت سے محروم نہ رکھیں۔ بسا اوقات نکمے بچے اچھے بچوں پر سبقت لے جاتے ہیں ـــــ حقیقت کا

علم اللہ کو ہے ــــــ ہم کو کیا معلوم کون سا بچہ آگے چل کر کیا بنے گا؟ بچوں کو کبھی نہ ماریں، مارنے سے بچے کبھی دلیر اور کبھی مایوس و ناامید ہو جاتے ہیں ــــــ ہمیشہ ان کا ادب کریں تاکہ وہ آپ کا ادب کریں ــــــ

۳۴

اولاد کو چاہئے کہ والدین کی اطاعت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے اور جب والدین بوڑھے ہو جائیں تو عجز و انکساری سے ان کے آگے گردن جھکا دے اور اُف تک نہ کہے ــــــ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ :

''والدین تمہاری جنت ہیں اور والدین ہی تمہاری دوزخ۔''

یعنی جس نے والدین کو خوش رکھا اس نے جنت کمائی اور جس نے ناراض رکھا اس نے جنت گنوائی ــــــ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ۔

''جس کے والدین نے ناراض ہو کر اس کو چھوڑ دیا اس کی بخشش نہیں۔''

اس لئے والدین کو کبھی ناراض نہ ہونے دیں، ان کی ناراضگی میں دنیا بھی تباہ اور آخرت بھی تباہ ــــــ

۳۵

بیوی کے ساتھ حُسنِ سلوک میں حضور علیہ السلام کا نمونہ سامنے رکھیں، آپ نے ازواجِ مُطہرات کی کیسی دل جوئی اور دل نوازی فرمائی ــــــ اتنی ازواج کے ہوتے ہوئے اپنا کام خود کرتے تھے اور ان کے ساتھ تعاون فرماتے تھے ــــــ تلخ باتوں کو نظر انداز فرماتے ــــــ ازواج کو اپنے حُسنِ سلوک سے ایسا گرویدہ بنایا کہ انہوں نے آپ کی محبت کی خاطر دُنیا کو چھوڑ دیا۔ یہ آپ کا معجزہ ہے۔

۳۶

عزیزوں، دوستوں سے ملتے رہیں ــــــ اور محبتیں بڑھاتے رہیں۔ اس کی بڑی

فضیلت ہے، حضور علیہ السلام نے ملنے جلنے پر بہت زور دیا ہے اور رشتہ داریوں کو ختم کرنے والے کیلئے وعید آئی ہے ـــــ ذرا ذرا سی بات پر روٹھنا اور روٹھ کر بیٹھ جانا مردوں کو زیب نہیں دیتا ـــــ مردانگی یہ ہے کہ بڑی سے بڑی بات کو در گزر کر کے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑا جائے ـــــ توڑنے میں کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی ـــــ ہاں جوڑنے میں تلوار کی دھار پر چلنا پڑتا ہے۔

۳۷

اپنا دل صاف رکھیں، بدگمانیوں سے پاک رکھیں، بعض بدگمانیاں گناہ کبیرہ ہیں ـــــ دل کینہ پروریوں کی جگہ نہیں، یہ عرشِ الٰہی ہے، اس عرش پر محبت ہی کو جلوہ فگن ہونا چاہئے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا:

"جس کے دل میں محبت نہیں اُس کے دل میں ایمان نہیں"

ـــــ اور تین بار فرمایا۔

۳۸

نماز سے کبھی غافل نہ ہوں ـــــ فرائض و سُنن کو پابندی سے ادا کریں، یہ نہ کریں کہ فرائض و سُنن کو چھوڑ دیں اور عباداتِ نافلہ ادا کریں ـــــ فرائض و سُنن کی ادائیگی کے بغیر عباداتِ نافلہ قابلِ قبول نہیں ہوتیں۔

۳۹

اگر دولت ہے تو اپنی زندگی میں وارثوں کو دے دیں تاکہ وہ آپ سے اللہ کیلئے محبت کر سکیں اور آپ کی دولت کی آرزو میں آپ کی موت کی آرزو نہ کرنے لگیں ـــــ دولت بہر حال وارثوں کو ملتی ہے ـــــ مرنے سے پہلے خود دے دیں تو یہ بڑی ہمت کی بات ہے ـــــ اور مردانگی یہی ہے کہ دُنیا کو دُنیا ہی میں چھوڑ دیں اور صرف

اللہ اور رسول کریم ﷺ کی محبت اپنے ساتھ لے جائیں۔

۴۰

عمر میں برکت کے ساتھ ساتھ وقت میں برکت کی بھی دعا مانگیں ـــــ بسا اوقات چھوٹی عمر میں وہ کام کر لیا جاتا ہے جو بڑی عمر والوں کو نصیب نہیں ہوتا اور بسا اوقات بڑی عمر میں وہ کام نہیں ہو پاتا جو چھوٹی عمر والے کر لیتے ہیں۔

۴۱

کبھی مایوس ہو کر یہ خیال نہ کریں کہ موت آگئی ہے ـــــ جب سے زندگی ساتھ ہے موت تو اُسی وقت سے ساتھ ہے ـــــ اللہ تعالیٰ مختار ہے' چاہے ہم کو بچپن میں اٹھالے' چاہے جوانی میں' چاہے بڑھاپے میں ـــــ مرنے کیلئے مریض ہونا بھی ضروری نہیں ـــــ جب چاہتے ہیں جس حالت میں چاہتے ہیں اٹھا لیتے ہیں ـــــ مریض رہ جاتے ہیں تندرست و توانا چلے جاتے ہیں ـــــ اپنی جان کو اُسی کے حوالے کر دیں اور اطمینان سے اپنا کام کرتے جائیں۔

۴۲

جب کوئی دعا بظاہر قبول نہ ہو تو دل برداشتہ نہ ہوں کیا خبر کہ وہ قبول ہو جاتی تو ہمارے لئے نقصان دہ ہوتی ـــــ مستقبل کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے' انسان کی نظر محدود ہے تو اس کی آرزوئیں بھی محدود ہیں ـــــ دعا کے رَدو قبول کو اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہئے اور راضی برضا الٰہی رہنا چاہئے ـــــ جو دعائیں قبول نہیں ہوئیں اور دعا کرنے والے نے اس پر صبر کیا تو آخرت میں اس کو اس صبر پر جو اجر ملے گا اس کو دیکھ کر وہ کہے گا کہ کاش سب دعائیں قبول نہ ہوئی ہوتیں ـــــ دعا عبادت کا مغز ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے دعا سے غافل نہ رہیں۔

۴۳

اپنے گناہوں پر نظر رکھیں' مگر اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوں۔

☆ وہ گناہ گاروں ہی کیلئے غفور ہے ــــــ

☆ وہ سیاہ کاروں ہی کیلئے رحیم ہے ــــــ

☆ وہ عیب داروں ہی کیلئے ستار ہے ــــــ

جس نے اپنے گناہوں کو بڑا سمجھا اس نے اس کے کرم کو چھوٹا جانا ــــــ احساس کے دریچے سے اگر اس کا ایوان رحمت نظر نہ آئے تو دعا کیجئے ــــــ نظر آئے تو سر جھکا لیجئے ــــــ وہ بے خبر نہیں 'باخبر ہے 'بس ضرورت اس بات کی ہے کہ نظر اس کی طرف رہے ــــــ اس کے کرم کے مقابلے میں ہمارے گناہ کچھ بھی تو نہیں ــــــ مگر اس کے کرم پر نظر رکھ کر گناہوں پر اصرار نہ کریں کہ اس سے دل سیاہ ہو جاتا ہے گناہوں پر نادم رہیں کہ ندامت ہی توبہ ہے۔

(۴۴)

انسان اپنے ماحول سے بہت متاثر ہوتا ہے اور انسان ہی کیا شجر و حجر متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے ایسا دوست اور رفیق انتخاب کریں 'جس کی صحبت سے نیک کاموں میں رغبت ہو اور برے کاموں سے بیزاری ــــــ ایسا دوست میسر نہ آئے تو تنہائی بہتر ہے ــــــ اس دنیا میں انسان کو صحبت ہی بناتی ہے اور صحبت ہی بگاڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :

"سچوں کے ساتھ رہو"

(۴۵)

زندگی کا کوئی لمحہ ایسا نہیں جس کیلئے اللہ تعالیٰ کا کوئی حکم نہ ہو ــــــ ہر لمحہ کیلئے ایک حکم ہے ــــــ کامیاب وہی ہے جو اس کے احکام پر چلتا ہے 'ہر کام حکم کے مطابق کرتا ہے اور خود کو اس کی رضا و مشیت میں ڈھال لیتا ہے کوئی کام اس کی منشاء کے خلاف نہیں کرتا اور ہر لمحہ باخبر رہتا ہے۔

(۴۶)

دولت رحمت نہیں 'آزمائش ہے ــــــ رحمت سمجھ کر اس کی آرزو کرنی

چاہئے ــــ اگر اس کو نیک کاموں میں صرف کیا جائے تو رحمت ہے ورنہ زحمت ہی زحمت ہے ــــ اللہ تعالیٰ اتنی دولت دے جو سرکش نہ بنائے تو اس کا شکر ادا کریں' اور مزید کی آرزو نہ کریں۔ ہاں اس کے کرم کے ضرور آرزومند رہیں۔

۴۷

اس عزت کی تلاش میں رہیں جو باقی رہنے والی ہے ــــ جو عزت' دولت یا عہدے کی وجہ سے ملے اس کو اپنی عزت نہ سمجھیں کہ وہ غیر کی وجہ سے حاصل ہوئی ہے' جب وہ غیر نہ رہے گا یہ عزت بھی نہ رہے گی ــــ عزت وہی ہے جو جدا نہ ہو سکے اور ایسی عزت اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت اور ان کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر ہی حاصل کی جا سکتی ہے ــــ

۴۸

کوئی کسی بھی سلسلۂ طریقت سے منسلک ہو اس کو اپنا بھائی تصور کریں' غیر نہ سمجھیں ــــ یہ روحانی سلسلے ہیں' اس لئے کہ اللہ کے بندوں کو محبت کے بندھنوں میں باندھ دیا جائے' اس لئے نہیں کہ اللہ کی مخلوق کو گروہوں اور طبقوں میں تقسیم کر دیا جائے ــــ ان کا واحد مقصد یہ ہے کہ حضور ﷺ کے دامنِ کرم سے وابستہ کر کے اللہ تک پہنچا دیا جائے۔ یہ مقصد سامنے رکھیں ــــ اس سے غافل نہ ہوں ــــ تمام برادرانِ طریقت سے محبت کریں ــــ خانقاہی عصبیت سے دور رہیں ــــ اہل سلسلہ کو اپنا بھائی سمجھیں' ان کی مدد کریں۔

۴۹

اپنے سلسلے کی کوئی علامت یا امتیاز نہ رکھیں' سب سے بڑا امتیاز اتباعِ سنت نبوی ہے اور بس ــــ حضور ﷺ نے نشست و برخاست میں اور لباس و طعام میں امتیاز

کو ناپسند فرمایا ـــــ جس چیز کو حضور ﷺ ناپسند فرمائیں اس کو اپنے لئے پسند کرنا تقاضائے محبت کے خلاف ہے۔

(۵۰)

جب آپ کا ظاہر شریعت کے مطابق ہو تو باطن بھی شریعت کے موافق رکھیں۔ احتیاط سے قدم رکھیں اور کوئی کام شریعت کے خلاف نہ کریں کیونکہ لوگ آپ کو شریعت کا امین سمجھتے ہیں اور اسلام کا علمبردار ـــــ وہ آپ سے بڑی توقعات رکھتے ہیں' اس کو غنیمت جانئے اور کوئی خلافِ شرع قدم نہ اٹھایئے کیونکہ آپ کو خلافِ توقع دیکھ کر لوگ اسلام سے برگشتہ ہو جائیں گے ـــــ بزرگی اظہارِ عجائبات کا نام نہیں' اتباعِ سُنت کا نام ہے اس میں کمال پیدا کیجئے ـــــ

(۵۱)

اگر آپ عالم ہیں اور تبلیغ کا کام کر رہے ہیں تو اپنی مجلس میں کافر و مشرک سب کو آنے دیجئے' اور یہ خیال کیجئے کہ حضور ﷺ کی اولین مجالس میں یہی سب آتے تھے ـــــ آپ نے اپنے حُسنِ خلق سے ان کو گرویدہ بنایا اور ان میں ایسا انقلاب برپا کیا کہ سب کے سب اسلام کے سچے خدمت گار اور آپ کے جانثار ہو گئے ـــــ ہاں اگر آپ عالمِ دین نہیں تو کسی بے دین کے ساتھ دینی بحث میں نہ الجھیں اور کسی پریشان خیال کے ساتھ دوستی نہ رکھیں' نہ اس کی مجالس میں بیٹھیں کہ فکرِ صحیح زندگی کی سب سے بڑی دولت ہے۔ اس کی حفاظت ضروری ہے۔

(۵۲)

ـــــ اپنے اوقات کو کام میں لائیں اور ضائع ہونے نہ دیں' وقت ایک بڑی دولت ہے' یہ کام آگئی تو نعمت ہے ورنہ زحمت ہی زحمت ہے۔

(۵۳)

اللہ تعالیٰ بلندیاں اور ترقیاں عطا فرمائے تو شکر ادا کریں اور عاجزی اِختیار کریں، نعمت پر مغرور نہ ہوں ـــــ امیروں اور وزیروں کی صحبت سے بچیں، غریبوں کی صحبت اِختیار کریں کہ غریبوں سے حضورِ انور ﷺ نے محبت فرمائی ہے ـــــ خود نمائی اور خود پسندی سے بچیں ـــــ

(۵۴)

نیکوں کے ساتھ محبت رکھیں کسی آزاد خیال یا بد عقیدہ سے تعلق نہ رکھیں اور کوئی ایسی کتاب یا تحریر نہ پڑھیں جس سے شکوک و شبہات پیدا ہوں۔ جس طرح صحتِ جسمانی کیلئے پرہیز ضروری ہے اسی طرح صحتِ روحانی کیلئے بھی پرہیز ضروری ہے ـــــ

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنے حبیبِ کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی سچی محبت عطا فرمائے اور صراطِ مستقیم پر چلائے۔ آمین! اللھم آمین![1]

(۵۵)

ایسی صحبت سے بچیں جو آپ کو دوسروں سے بدگماں کر کے ان کے فکر میں مبتلا کر دے۔ حضورِ انور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مبارک ہے جو اپنے عیوب کی تلاش میں ایسا منہمک ہوا کہ دوسرے لوگوں کے عیبوں کی طرف متوجہ نہ ہو سکا" ـــــ

(۵۶)

"دستِ بکار و دل بیار" پر عمل رکھیں۔ دل کی حفاظت کریں۔ شکوہ شکایت

---

[1] شجرۂ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ مظہریہ: مطبوعہ ادارہ مسعودیہ، کراچی، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء

اور رنج و محن کے خس و خاشاک سے اس کو پاک رکھیں۔

(۵۷)

عادتِ الٰہی ہے کہ مصائب و آلام کے ذریعہ بھی نواز تا ہے اس لئے مصائب و آلام کو بھی عنایاتِ الٰہی سمجھیں اور ہر لحہ اس کے کرم کے اُمید وار رہیں۔

(۵۸)

ترقیوں کا دارومدار بھروسہ اور اعتماد پر ہے۔ مولیٰ تعالیٰ پر جتنا قوی بھروسہ اور اعتماد ہوگا اتنا ہی ترقیوں سے نوازا جائے گا، اور جتنا دل ڈانواں ڈول ہوگا ترقیوں کی راہیں مسدود ہوتی جائیں گی۔

(۵۹)

دُنیا والے دُنیا کے کاموں میں مصروف رہتے ہیں۔ دین دار جنت کے طلبگار رہتے ہیں ــــــ دوزخی عذاب کے کاموں میں لگے رہتے ہیں لیکن مبارک ہے جو اپنے مولیٰ کے خیال میں مگن ہو۔

(۶۰)

کمالِ عشق کا ثمرہ یہ ہے کہ عاشق کیلئے معشوق کی وفا و جفا، کرم و ستم، محبت و نفرت برابر ہوں ــــــ ان میں فرق و امتیاز تقاضائے محبت کے منافی ہے۔ عاشق کی نظر تو معشوق پر رہنی چاہئے۔ جس نے جفا و وفا میں فرق و امتیاز کیا محبت کی لذت سے نا آشنا ہے۔

(۶۱)

ہر پھل پر جب تک دو کیفیتیں طاری نہیں ہوتیں پختہ نہیں ہوتا ــــــ اس کو سایہ بھی چاہئے اور دھوپ بھی۔ بیشک عسر کے بعد یُسر ہے۔ ایک بزرگ نے فرمایا:

"سختیوں میں جینا سیکھو ورنہ خام رہ جاؤ گے"

۶۲

جب محنت نہیں ہو سکتی تو وہ تعالیٰ بغیر محنت عطا فرماتا ہے ـــــ شیر خوار بچہ شکمِ مادر سے اپنی غذا پاتا ہے لیکن جب بڑا ہوتا ہے اور محنت کر سکتا ہے تو عطائے ربانی کا رنگ بھی بدل جاتا ہے اور بغیر محنت و سعی نہیں دیا جاتا۔

۶۳

عارفِ کامل کی نشانی یہ ہے کہ دنیا میں بہرا گونگا اور اندھا ہو ـــــ رضائے الٰہی کے بغیر نہ وہ کوئی بات سُنے، نہ کوئی بات بولے اور نہ کوئی چیز دیکھے ـــــ اُس کا سُننا، بولنا اور دیکھنا محض اللہ کیلئے ہو۔

۶۴

تمام امورِ خیر کی بُنیاد بھوکے رہنے، دل کو یادالٰہی میں مصروف رکھنے اور فضول باتوں کو ترک کر دینے پر ہے۔ جس انسان میں یہ تینوں باتیں جمع ہو جائیں وہ گویا قلعہ بند ہو گیا۔

۶۵

جتنا وقت خدا کی یاد میں گزرے اُس کو اِسلام سمجھیں اور جو وقت خدا کی یاد سے غفلت میں گزرے اُس کو اعتبار اً کُفر سمجھیں۔

۶۶

ہماری حالت یہ ہے کہ صُبح مسلمانوں کی مانند اٹھتے ہیں، دن بھر گناہوں میں مصروف رہتے ہیں رات کو پھر مسلمان ہو جاتے ہیں۔

۶۷

اصل کام عادت کو تبدیل کر کے نیک کاموں میں مشغول ہونا ہے۔ اگر دضو نہیں ہوگا تو نماز درست نہ ہوگی، عادت درست نہ ہوگی تو نیکیاں بھی ضائع ہو سکتی ہیں۔

(۶۸)

بلند ہمتی یہ ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے صرفِ نظر کر کے اپنی ہمت کی پرواز کا رُخ خدا کی رضامندی اور خوشنودی کی طرف کرلے۔

(۶۹)

خداتعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ رکھو تاکہ وہ تمہیں اس طرح بلند مرتبے عطا کرے جس طرح تمہیں بچپن سے پروان چڑھا کر جوان کیا ــــــ

(۷۰)

جو لوگ خداتعالیٰ کو اپنے سے دُور سمجھتے ہیں وہ بے ادب اور احکامِ خداوندی کے مخالف ہیں۔ سب سے زیادہ محروم وہی ہے جو خداتعالیٰ کو اپنے ساتھ نہیں سمجھتا۔

(۷۱)

وصل کیلئے جسمانی قربت ضروری نہیں، دل وابستہ نہ ہو تو قریب بھی دُور ہے، اور اگر وابستہ ہو تو دُور بھی قریب ہے۔ــــ

(۷۲)

جو شخص سُنت کی پیروی کرے اس کو کسی نہ کسی چیز میں اختصاص نصیب ہوتا ہے اور وہ اپنی اس صفت پر کمال و مہارت حاصل کرکے شہرۂ آفاق ہو جاتا ہے۔ [۱]

وما علینا الا البلاغ

---

[۱] فقیرانہ نصائح، بنام برادران و فرزندانِ طریقت، محررہ ۶/ شوال المکرم ۱۴۰۹ھ، ٹھٹھہ، سندھ

دارالعلوم محمدیہ غوثیہ 'بھیرہ کے طالب علم مشتاق احمد قادری

ابن علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری کے نام ایک خط

عزیز گرامی قدر سلمکم اللہ تعالیٰ وابقاکم مع العافیۃ   تاریخ: ۷/۲/فروری ۱۹۹۴ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ ـــــ

محبت نامہ مورخہ ۲۲ جنوری ۱۹۹۴ء نظر نواز ہوا۔ پڑھ کر مسرت ہوئی۔ فقیر کیلئے آپ نے جن نیک جذبات کا اظہار فرمایا اس کیلئے فقیر ممنون ہے۔ یہ آپ کا حسن ظن ہے' فقیر کسی لائق نہیں۔ فقیر کیلئے دعا کرتے رہا کریں۔ مولیٰ تعالیٰ آپ کو دارین میں اپنی بیکراں نعمتوں سے نوازے اور حضرت والد ماجد مدظلہ 'العالی کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق خیر رفیق عطا فرمائے ــــ آمین!

آپ نے ملفوظات کیلئے ارشاد فرمایا ـــ ایک گنہگار انسان کے کیا ملفوظات!

آپ کے ارشاد کی تعمیل میں چند کلمات پیش کر رہا ہوں

☆ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھیں' اس نے اپنے کرم سے اپنے بندوں کو تنہا نہیں چھوڑا' وہ رگ جاں سے قریب اور اس کے حبیب کریم علیہ ﷺ' جاں سے قریب' سبحان اللہ!

☆ ہمیشہ خود کو محفوظ تصور کریں' اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کے ساتھ دو محافظ فرشتے متعین فرمادیئے ہیں جو ہر آن اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

☆ عمل سے زندگی کو منور کریں۔

☆ تعمیر سیرت کو تعلیم سے مقدم سمجھیں۔

☆ وقت انمول ہے' اس کو ضائع نہ کریں'

☆ ۲۴ گھنٹوں کو اس طرح تقسیم کر لیں کہ حقوق اللہ' حقوق النفس' اور حقوق العباد ادا ہوتے رہیں۔

☆ منظم زندگی بسر کریں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔

☆ غیبت سے بچیں خواہ دشمن ہی کی غیبت کیوں نہ ہو۔

☆ اپنے دشمنوں سے پیار کریں' دوستوں سے تو سب ہی پیار کرتے ہیں۔

☆ بڑائی کے کام کریں مگر بڑائی کی آرزو نہ کریں۔

☆ دنیا کیلئے اتنا جمع کریں جتنی یہاں ضرورت ہے۔ عقبیٰ کیلئے اتنا جمع کریں جتنا وہاں رہنا ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ اور محبوب دو عالم ﷺ کو ہر وقت حاضر و ناظر محسوس کریں کہ قلب و نظر محفوظ رہیں۔

☆ ایسے دوست تلاش کریں جن کی دوستی سے روحانی' اخلاقی اور علمی نفع حاصل ہو ورنہ تنہائی بہتر ہے۔

☆ سنت سے پیار رکھیں اور سنت ہی کو اپنائیں' اس میں عظمت بھی ہے' قوت بھی ہے' شوکت بھی ہے۔

☆ اشد ضرورت کے وقت بھی قرض نہ لیں' عزیمت پر عمل کریں' انشاء اللہ غیب سے عطا ہوگا۔

فقیر کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں' اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین!

فقیر کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

فقط والسلام

احقر

(دستخط) ——— محمد مسعود احمد عفی عنہ

تین خاص باتیں

○ وقوفِ زمانی

اپنے آپ کو ماضی کی غفلتوں اور بھول چوک پر نادم و شرمسار رکھیں۔

○ وقوفِ عددی

اپنی حالت پر نظر رکھیں اور دیکھیں کہ پہلے والی حالت سے ترقی ہوئی ہے یا نہیں اگر ترقی ہوئی ہے تو اللہ کا شکر ادا کریں ورنہ شرمسار ہوں اور کوشش جاری رکھیں۔

○ وقوفِ قلبی

نفس کو پاک کرنے، دل کو صاف کرنے اور روح کو جِلا دینے میں ہر روز زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ اللہ نے وعدہ فرمایا ہے کہ کوشش کی گئی تو صلہ ضرور عطا فرمائے گا ——— تمام اعمال میں اخلاص پیدا کریں، اخلاص ہی فکر و عمل کی روح ہے۔

اوراد وظائف

○

۔۔۔۔۔اوّل شب میں عشاء کی نماز کے بعد جلد سو جائیں۔ بیکار مشاغل میں جاگتے نہ رہیں۔۔۔۔۔ سوتے وقت استغفار اور توبہ کریں اور اپنے عیبوں اور خامیوں پر غور کریں' آخرت کے عذاب سے ڈریں اور اِس وقت کو غنیمت سمجھیں۔۔۔۔۔ اللہ تعالیٰ سے عفود مغفرت کی التجا کریں۔۔۔۔۔ سو مرتبہ یہ کلمہ شریف دل کی پوری توجہ کے ساتھ پڑھیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ سُبْحَانَهٗ ○

"سُبحانہ وتعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ اور قائم رہے گا اور اسی سبحانہ وتعالیٰ کی طرف توجہ کرتا ہوں"

○

عصر کی نماز کے بعد مندرجہ بالا کلمہ کو سو مرتبہ پڑھے۔۔۔۔۔ کسی حالت میں ترک نہ کریں۔۔۔۔۔

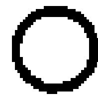
○

نماز چاشت کی اگرچہ زیادہ سے زیادہ ۱۲ رکعتیں ہیں مگر دو ہی رکعت پڑھ لیں' یہ بھی غنیمت ہے۔

○

ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی ضرور پڑھیں۔ جو شخص ہر نماز کے بعد یہ

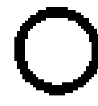
آیت کریمہ پڑھتا ہے اس کو بہشت میں داخل ہونے سے سوائے موت کے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔



پنج وقتہ نمازوں میں نماز کے بعد سُبحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار، اَلحَمدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار، اَللّٰہُ اَکبَرُ ۳۳ بار اور ایک بار یہ کلمہ شریف پڑھیں تاکہ سو کی تعداد پوری ہو جائے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ لَہُ المُلکُ وَلَہُ الحَمدُ یُحیِ وَیُمِیتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیئٍ قَدِیرٌ ـــــــ

"اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے بادشاہت ہے اور اسی کیلئے تعریف ہے، وہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کبھی نہ مرے گا۔ اسی کے ہاتھ میں ہر قسم کی بھلائی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔"



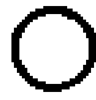
ہر روز وشب سُبحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمدِہٖ سُبحَانَ اللّٰہِ العَظِیمِ سو مرتبہ پڑھیں۔[1]

جس حال میں ہوں اللہ کا شکر ادا کریں، شکر سے نعمتیں بڑھتی ہیں اور ناشکری سے گھٹتی ہیں۔ اس کے فضل کو دُنیا کے پیمانوں سے نہیں ناپیں۔ وہ اس سے بلند اور بہت بلند ہے۔

---

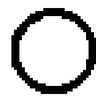
[1] ماخوذ از "مکتوبات امام ربانی" دفتر سوم، مکتوب نمبر ۱۷

بعض ضروری اعمال



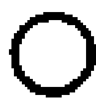
جب صبح اٹھیں تو پڑھیں :

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرِ۔



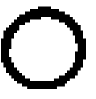
پھر یہ دعا پڑھیں :

اَصْبَحْنَا وَ اَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. رَبِّ اَسْئَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَخَیْرَ مَابَعْدَہٗ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَافِیْ ھٰذَا الْیَوْمِ وَ شَرِّمَا بَعْدَہٗ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ وَفِتْنَۃِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

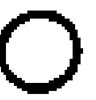


پھر تین مرتبہ یہ پڑھیں :

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اِسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ لِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِنْ خَلْقِکَ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ۔۔۔۔



بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب ۳ بار "اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ" ضرور پڑھیں۔



پھر تسبیح فاطمہ (سُبْحَانَ اللّٰہِ ۳۳ بار ' اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۳ بار ' اَللّٰہُ اَکْبَرُ ۳۴ بار) پڑھیں۔ بلکہ ہر نماز کے بعد اور سوتے وقت بھی۔

○

اب دن میں جو عمل بھی کریں۔ اطاعت و عبادتِ الٰہی کی نیت کر لیا کریں۔

○

نماز مغرب کے بعد یہ دعا پڑھیں

اَمْسَیْنَا وَ اَمْسَی الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَافِیْ هٰذَا لَيْلَةِ وَخَيْرَ مَابَعْدَهَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَافِیْ هٰذَا الْيَوْمِ وَ شَرِّمَا بَعْدَهَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَفِتْنَةِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ)

○

سوتے وقت تمام دن کے اعمال کا جائزہ لیں۔ جو اعمالِ صالحہ مولیٰ تعالیٰ نے کرائے اور جو انعامات اس نے عطا فرمائے اس پر شکر کریں اور اعمالِ صالحہ کی قبولیت کیلئے دعا کریں ان کو اس تعالیٰ کی سپردگی میں دیں تاکہ وہ ضائع نہ ہو سکیں۔ اور جس قدر گناہ صادر ہوئے ان سے توبہ کریں اور یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ فِیْ مُصِيْبَتِیْ وَاخْلِفْ لِیْ خَيْرًا مِنْهَا ط

○

اب جب سونے کا ارادہ کریں تو بچھونا جھاڑ کر بچھائیں، سرہانہ شمال کی جانب رہے۔ پھر داہنی کروٹ پر باوضو داہنا ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر لیٹیں اور پڑھیں:

بِاسْمِكَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ رَبِّكَ اَرْفَعُهٗ، اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفِظْهَا بِمَا تَحْفِظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ ط

○

پھر ذکر لسانی یا ذکر قلبی میں مشغول رہیں۔ یہاں تک کہ نیند آجائے۔ نیز صبح و شام جس قدر ہو سکے درود شریف اور استغفار مقرر کر کے پڑھیں اس سے کم نہ ہو۔

(وما توفیقی الا باللّٰہ)

درود شریف

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ

استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

سید الاستغفار

صبح و شام ایک مرتبہ یہ پڑھیں۔ انشاء اللہ ایمان کے ساتھ موت واقع ہو گی۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَ وَعْدِکَ مَااسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّمَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ۔

دعائے آدم علیہ السلام

یہ دعا بھی کبھی پڑھ لیا کریں کہ ہر خیر و برکت اس کو حاصل رہے گی اگرچہ اس کے ارادہ میں نہ ہو۔ یاد رکھیں یہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ پس جہاں تک ہو سکے دعا سے غافل نہ رہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِیَتِیْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِیْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِیْ فَاَعْطِنِیْ سُؤَالِیْ وَتَعْلَمُ مَافِیْ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا یُّبَاشِرُ قَلْبِیْ وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لَایُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ وَ اَرْضِنِیْ بِقَضَائِکَ۔

شیخ الاسلام مفتی محمد مظہر اللہ رحمۃ اللہ علیہ

شاہی امام مسجد "فتحپوری" دھلی

نے یہ **دُعا** عنایت فرمائی ہے جو صبح و شام پڑھی جائے تو اس کی برکت سے ہر وہ آفت جو آنے والی ہو ٹل جائے گی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

موجودہ حالات میں یہ چیز نہایت اہم ہے کہ قلب (دل) کو اللہ تعالیٰ کی طرف ہر وقت متوجہ رکھا جائے۔ اس سے اطمینان قلبی نصیب ہوگا اور جملہ پریشانیاں انشاء اللہ رفع ہو جائیں گی۔ یہ دُعا نہایت صدق دل کے ساتھ پڑھی جائے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِىْ وَ دِيْنِىْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِىْ وَ مَالِىْ وَوَلَدِىْ۔ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى مَا اَعْطَانِىَ اللّٰهُ۔ اَللّٰهُ رَبِّىْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَعَزُّ وَاَجَلُّ وَاَعْظَمُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِىْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْطَانٍ مَّرِيْدٍ ○ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ اِنَّ وَلِـىِّۦَ اللّٰهُ الَّذِىْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○

اوّل و آخر درود شریف پڑھیں۔

ادارۂ مسعودیہ کی کتب ملنے کے پتے

۱۔ ادارۂ مسعودیہ

۴/۲ ڈی۔ای، ناظم آباد، کراچی۔ فون 6614747

۲۔ ضیاء الاسلام پبلی کیشنز۔

ضیاء منزل (شون مینشن) محمد بن قاسم روڈ آف ایم اے جناح روڈ

عیدگاہ، کراچی فون نمبر 2633819-2213973

۳۔ فرید بک اسٹال

38۔اردو بازار، لاہور، فون 042-7224899-7312173

۴۔ ضیاء القرآن

14۔انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی فون 2630411-2210212

۵۔ مکتبہ غوثیہ

پرانی سبزی منڈی، یونیورسٹی روڈ، پولیس چوکی محلہ فرقان آباد، کراچی نمبر ۵

فون 4910584-4926110

۶۔ مکتبہ الجامعہ نقشبندیہ بستان العلوم

کنڈ بالہ (مجاہد آباد)، آزاد کشمیر براستہ گجرات، اسلامی جمہوریہ پاکستان



IDARA-E-MAS'UDIA, KARACHI.
Islamic Republic of Pakistan